تفسیر کشاف

(وہ کتابیں اپنے آباء کی......اس عنوان کے تحت اسلام کے مصادر ومراجع میں سے کسی ایک کتاب کا تفصیلی تعارف پیش کیا جاتا ہے، اس بار امام زمخشری کی مشہور کتاب تفسیر کشاف کے تعارف کی دوسری قسط نذر قارئین ہے)

مولانا نور الرحمٰن ہزاروی

تفسیر کشاف علماء کی نظر میں! اہل علم نے اگرچہ "تفسیر کشاف" پر اعتزالیات کی وجہ سے زبردست علمی مواخذے کئے ہیں۔ تاہم اس کے بلاغی اور ادبی پہلو کو انہوں نے زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ذیل میں ہم بطور نمونہ چند اہل علم کی "تفسیر کشاف" کی بابت آراء وتاثرات ذکر کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

☆......امام ابوحیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے "البحر المحیط" کے مقدمہ میں حافظ ابوالقاسم بن بشکوال کا تفسیر ابن عطیہ اور تفسیر کشاف کے درمیان کیا ہوا مقارنہ ذکر کیا ہے، جس میں انہوں نے مختصر الفاظ میں تفسیر کشاف کا انتہائی گہرا تجزیہ کیا اور اس پر پرمغز تبصرہ کیا ہے، ان کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

" وكتاب ابن عطية أنقل وأجمع وأخلص، وكتاب الزمخشري ألخص و أغوص، إلّا أن الزمحشري قائل بالطفرة، ومقتصر من الذؤابة على الوفرة، فربما سنح له آبي المقادة، فأعجزه اعتياصه، ولم يمكنه لتأنّيه اقتناصه، فتركه عقلاً لمن يصطاده، وغفلاً لمن يرتاده، وربما ناقض هذا المنزع، فثنى العنان إلى الواضح والسهل اللائح، وأجال فيه كلاماً، ورمى نحوغرضه سهاماً، هذا مع مافي كتابه من نصرة مذهبه، وتقحم مرتكبه، وتجشم حمل كتاب الله عزوجل عليه، ونسبة ذلك إليه :فمغتفر إساء ته لإحسانه، ومصفوح عن سقطه في بعض؛ لإصابته في أكثر تبيانه" (البحر المحيط: ١/١٠)

"یعنی: ابن عطیہ کی تفسیر میں تفسیر ماثور کا زیادہ اہتمام کیا گیا ہے، نیز وہ زیادہ جامع اور بے کھوٹ ہے، جب کہ کشاف میں اختصار زیادہ ہے، نیز وہ علمی نکات پر مشتمل ہے۔ البتہ زمخشری اکثر صرف "بالائی" کے قائل ہیں، اور بالوں کی لٹ میں سے صرف کانوں سے ملے ہوئے بالوں پر اکتفا کرتے ہیں (یعنی سامنے سامنے کی باتیں کرتے ہیں، ان سے تجاوز نہیں کرتے)۔ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ کوئی ایسی بحث یا لفظ ان کے سامنے آیا جو بہ آسانی اپنے آپ کو حوالہ کرنے

سے انکاری ہو (یعنی پیچیدہ ہو) اور اس لفظ کی پیچیدگی ان کو بے بس کردے اور اس کی سستی کی وجہ سے اس کا شکار کرنا اس کے لئے ممکن نہ ہو تو وہ اسے چھوڑ دیتے ہیں اسی طرح الجھا ہوا اس شخص کے لئے جو اسے شکار کرنا (حاصل کرنا) چاہتا ہے اور بے نشان و بے علامت اس شخص کے لئے جو اسے طلب کرنا چاہے اور کبھی وہ اپنی اس روش کے برخلاف قلم کی مہار بالکل آسان اور واضح بحث کی طرف پھیر کر اس میں قلم کا گھوڑا دوڑاتے ہیں اور خوب دوڑاتے ہیں اور اس آسان ہدف کی طرف خوب تیر پھینکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور عیب بھی ان کی کتاب میں یہ ہے کہ اپنے مذہب کا دفاع کرتے ہوئے اس میں خوب جان مارتے ہیں اور قرآنی آیات کو اپنے مذہب کے تابع کرتے اور ان کی ایسی تفسیر کرتے ہیں جو ان کے نظریات سے ہم آہنگ ہوتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ بلاغی پہلو کے حوالے سے خدمت قرآن کی نیکی اور اکثر مقامات میں ان کی اصابت کی بدولت ان کی یہ فروگذاشتیں معاف فرمادیں گے۔"

☆...... شیخ حیدر ہروی جنہوں نے تفسیر کشاف پر تعلیقی کام بھی کیا ہے، لکھتے ہیں:...... وبعد، فإن كتاب الكشاف كتاب علي القدر رفيع الشان، لم يرمثله في تصانيف الأولين، ولم يرد شبيهه، ولم يرد شبيهه في تآليف الآخرين. اتفقت على متانة تراكيبه الرشيقة كلمة المهرة المتقنين. واجتمعت على رصانه أساليبه الأنيقه ألسنة الكملة المفلقين. ما قصّر في تنقيح قوانين التفسير وتهذيب براهينه، وتمهيد قواعده و تشييد معاقده. وكل كتاب بعده في التفسير - ولوفرض أنه لايخلوعن النقير والقطمير - إذا قيس به، لاتكون له تلك الطلاوة، ولايوجدفيه شيء من تلك الحلاوة، على أن مؤلفه يقتفي أثره، ويسأل خبره، وقلما غير تركيباً من تراكيبه إلاوقع في الخطإ و الخطل. وسقط من مزالق الخبط والزلل؛ ولذلك قد تدا ولته أيدي النظار، فاشتهر في الأقطار، كالشمس في وسط النهار (كشف الظنون: ٩٦/٣) یعنی:"...... تفسیر کشاف جلیل القدر اور عظیم الشان کتاب ہے، جس کی نظیر اور شبیہ نہ پہلوں کی تصانیف میں ملتی ہے اور نہ بعد والوں کی تالیفات میں۔ اس کی خوش نما دل موہ لینے والی تراکیب کی پائیداری پر اور اس کے اسالیب کی ٹھوس سلیقہ مندی پر ماہرین فن اور بلغاء کا ملین کا اتفاق ہے۔ امام زمخشری نے نہ تفسیر کے قوانین براہین کی تنقیح وتہذیب میں لاپرواہی برتی اور نہ اس کی بنیادوں کو ہموار کرنے اور عمارت کو مستحکم کرنے میں سستی دکھائی۔ ان کے بعد تفسیر میں لکھی گئی کوئی بھی کتاب اگرچہ وہ کھجور کی گٹھلی پر چڑھی ہوئی باریک جھلی اور کھجور کی گٹھلی کے گڑھے سے بھی خالی نہ ہو (یعنی اس میں سب کچھ ہو) مگر کشاف کے مقابلہ میں اس کی وہ رونق اور آب وتاب نہ ہوگی اور نہ اس میں اس کی وہ مٹھاس ہوگی، اور اُس تفسیر کے مولف نے وہی طرز نگارش اختیار کیا ہوگا جو امام زمخشری نے کشاف میں اختیار کیا ہے، مگر اس کے باوجود کشاف والی رونق اور چاشنی اس میں نہیں ہوگی۔ پھر کشاف کی تعبیرات وتراکیب میں اتنی دقت اور گہرائی ہے کہ اگر وہ مولف ان تعبیرات میں کوئی ردوبدل کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ لازماً غلطی کرے گا اور ٹھوکر کھائے گا۔ کشاف کی انہی بیش بہا خصوصیات کی وجہ سے لوگوں

بقیہ آئندہ شمارہ میں